(۲۵)

ابلیس انتہائی مکّار دشمن

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاۃ والسلام علی رسول الله

ابلیس جنات میں سے ہے جواللہ کے حکم کی کھلی نافرمانی اور بغاوت پر راندہ درگاہ ہوا۔یہ انسان کا بدترین دشمن ہے۔جن وانس میں بہت سے اسکے ساتھی اور مددگار ہیں۔اسکی خواہش اورکامیابی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ابدی دوزخ کا ایندھن بنانے میں ہے۔جس میں وہ پوری طرح کامیاب ہے۔اس سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں مگر یہ کہ جسے اللہ بچالے۔

انتہائی مکار دشمن: یہ انتہائی خطرناک، مکار اور چالاک دشمن ہے۔اسے تاقیامت وسوسہ اندازی کے ذریعے جن وانس کو ورغلانے کی بھرپور صلاحیت دی گئی ہے۔یہ ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر ہمہ تن اپنے کام میں مصروف ہے اور کسی کو بھی سپئیر (Spare) نہیں کرتا۔نیک ہو یابد، ہر شخص کیلئے اسکی مناسبت سے، قابو کرنے کے لئے ہزاروں داؤ اور چالیں ہیں۔یہ انسان کے خون میں گردش کرتے ہوئے انسان کو اُچک لیتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے واضح کیا:

((ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم))

(بخاری''کتابُ بدءِ الخلق'، نمبر 3281)

''یقیناً شیطان انسان کے اندر اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے'

انسان کو اتنی چالاکی اور مکاری سے قابو کرتا ہے کہ انسان کو کان وکان خبر نہیں ہو پاتی۔اس سب سے خطرناک دشمن کو لائٹ (Easy) نہیں لینا چاہیئے۔بہت سنجیدگی سے اس مکار کے فریبوں سے بچنے کی ہمہ تن کاوش کرنے کی ضرورت ہے۔جب دشمن دشمنی سے غافل نہیں تو پھر ہم کیوں غافل ہوں۔لیکن افسوس کہ انسانیت اس حوالے سے سو چکی ہے اور ظالم شیطان نے اسکا تیہ پانچا کر کے رکھ دیا ہے۔

شیطان کے ہتھکنڈے: شیطان درج ذیل طریقے سے انسان کو قابو کرتا ہے:

''اور کہا تھا شیطان نے کہ ضرور لے کر رہوں گا میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقرر شدہ حصہ اور ضرور گمراہ کروں گا میں ان کو اور انہیں باطل امیدیں دلاتا رہوں گا۔اور ضرور حکم دوں گا میں انہیں کہ مویشیوں کے کان چیریں اور حکم دوں گا میں انہیں کہ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں

ردوبدل پیدا کریں۔اور جس نے بنایا شیطان کو اپنا دوست اللہ کے سوا تو یقیناً اٹھایا اس نے کھلا گھاٹا۔وہ شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور آرزوؤں کے سبز باغ دکھاتا ہے اور (یاد رکھو!) نہیں شیطان وعدے کرتا ان سے مگر نرا ہی دھوکا۔'' (نساء:4: آیت:119)

ہمیں بچانے کیلئے اس آیت کریمہ میں بڑی جامعیت کے ساتھ شیطان کے عمل دخل کو واضح کر دیا گیا ہے کہ: شیطان اصل راہ سے گمراہ کرنے کا ہر حربہ استعمال کرے گا۔لمبی امیدیں اور جھوٹے وعدوں کی آڑ میں ورغلائے گا۔جس فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس میں ردوبدل جیسے: اللہ کے بنائے ہوئے اعضا میں تغیر و تبدل پیدا کرنا، جانوروں کے کان چیرنا، مرد و عورت کی باہمی مشابہت اختیار کرنا۔لواطت یعنی عورتوں کی بجائے مردوں سے شہوت پوری کرنا، عورت کی عورت سے شادی اور مرد کی مرد سے۔توحید کی جگہ شرک پر آمادہ کرنا......وغیرہ۔پروردگار نے بات واضح کر دی ہے کہ جس نے بھی شیطان کو دوست بنایا یعنی شیطان کی آواز پر لبیک کہا اور مذکورہ کام کیئے تو وہ ہلاکت کی راہ پر چڑھ گیا۔

مزید یہ کہ وہ آلہ تزئین (یعنی غلط کام کو نظروں کے سامنے سنوار کر بُرائی پر مطمئن کر دینا) استعمال کرتا ہے، جیسا کہ پروردگار نے اسکی اس انتہائی طاقتور چال سے یوں متنبہ کیا:

﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا﴾ (فاطر:8)

''کیا تو نے دیکھا وہ شخص جسکے بُرے اعمال اسکے لئے مزین (سنوار) کر دئے گئے ہیں اور وہ اسے بھلے (خوش نما) معلوم ہوتے ہیں۔''

اسکے ذریعے سے شیطان اکثریت کو خوش فہمی میں مبتلا کر کے بہالے گیا ہے۔چونکہ انسان غلط کام کو عین حق سمجھنا شروع کر دیتا ہے، اسلیئے شکار ہونے والوں کو کان وکان خبر تک نہیں ہو پاتی کہ ان کے ساتھ کیا ہو چکا ہے۔اس جال میں پھنسنے والوں کو ابلیس اتنا پکا کرتا ہے کہ لوگ بات سننے کیلئے آمادہ ہی نہیں ہوتے۔بلکہ جو انہیں شکنجے سے چھڑانے کی کوشش کرے شیطان انکے خلاف بڑھکا دیتا ہے اور یہ لوگ الٹا مصلح کے ہی دشمن ہو جاتے ہیں۔موت کے وقت حقیقت آشکارہ ہونے پر یہ لوگ روئیں گے، چلائیں گے لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

شیطان کے وار

شیطان کس کس طرح ورغلاتا ہے، اختصار سے چند ضروری نکات ملاحظہ کریں:

(۱)۔ نفسِ امارہ پر لا کر اچھائی برائی کی تمیز ختم کروا کے اعلانیہ برائی (چوری ڈاکہ قتل وغارت، بدکاری، جوا، شراب نوشی .....) پر آمادہ کرنا۔ عوام کو مخلص اہل علم، متقین کے خلاف کر کے ان کے جانی دشمن بنا کر قتل وغارت کروانا۔ ایسے لوگ زندگی بھر شیطان کے حمائیتی اور ساتھی بنے رہتے ہیں۔

(۲)۔ جو لوگ نیکی بدی میں تمیز پر آمادہ ہوں ان میں سستی، کاہلی لانا، ترجیح اور سبقت سے روکتے ہوئے ناقص اعمال پر مائل کرنا تا کہ درجہ احسان تک نہ پہنچ پائیں۔

(۳)۔ صالحین میں خود پسندی اور ریا کاری پیدا کر کے اعمال کو ضائع کرنا۔ بھرپور کاوش سے روکنا، بڑے درجات سے کم تر درجات پر مائل کرنا۔

(۴)۔ بُرے اعمال (شرک، نفاق، بدعات وغیرہ) کو مزین کر کے نیکیوں کی شکل میں آراستہ کرنا تا کہ برائی کو نیکی سمجھا جائے۔ اس فریب کا حل دلیل (قرآن وسنت) کی مضبوط پیروی ہے۔

(۵)۔ غلو: متقین کو خدائی صفات کا حامل قرار دلوا کر شرک کی دلدل میں دھکیلنا یا شرک کی آڑ اور توحید میں غلو سے انکی تحقیر کرانا۔ مزید یہ کہ مذہبی اکابرین کے ساتھ اعتدال پر مبنی درست تعلق کی بجائے، تعظیم وتوقیر میں حدِ اعتدال سے تجاوز کروا کر ان کے سامنے ذلت اختیار کروا کر انکی پوجا پر مائل کرنا۔

(۶)۔ شہوات اور لذات کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہوئے بے حیائی، بدکاری، دنیا پرستی سمیت دیگر اخلاقی برائیوں پر مائل کرنا۔

یاد رکھیں! شیطان کا سب سے بڑا ہدف انسانیت کو کفر وشرک اور قتل وغارت پر آمادہ کرنا ہے۔ کیونکہ کفر سے دائرہ اسلام سے خروج، شرک سے بروز قیامت شفاعت اور بخشش کے دروازے بند اور قتل وغارت سے انسانیت کی جڑ کٹ جاتی ہے تو ابلیس کو اور کیا چاہیئے۔

اس بنیادی رہنمائی کے بعد اب خالق کی طرف سے نازل کردہ مزید آگاہی پیش خدمت ہے تا کہ اس

مکار دشمن سے بچنے کی سبیل پیدا ہو سکے۔

شیطان کا انسانیت کو چیلنج: ظالم شیطان میں انسان دشمنی کس قدر بھری ہوئی ہے اور وہ کس طرح انسان کو ابدی خسارے میں دھکیلنے کیلئے کوشاں ہے، ذرا ملاحظہ کرلیں:

''(شیطان ازراہِ طنز) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی ہے وہ (انسان) جسے تُو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔اگر تُو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں تمام اولادِ (آدم) کی جڑ کاٹ کر رکھ دوں گا سوائے چند لوگوں کے۔اللہ نے فرمایا (یہاں سے) چلا جا، جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا جہنم ہے اور وہ پوری سزا ہے۔اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ۔اور نہیں کرتا شیطان ان سے وعدے مگر محض دھوکے کے۔یقیناً جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں چلے گا، اور تمھارا پروردگار کارساز کافی ہے۔''

(بنی اسرائیل:17: آیت:62-65)

جس دشمن نے ہماری بربادی کا تہیہ کر رکھا ہو کیا ہمیں اسکے ساتھ دوستی کی پینگیں چڑھانی چاہئیں......؟

شیطان کھلا دشمن: شیطان انسان کا ایسا دشمن ہے جسکی انسان دشمنی میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، جیسا کہ پروردگار نے کھول کر واضح کر دیا:

﴿اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌo﴾ (یوسف:12: آیت:5)

''یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

جس دشمن کی دشمنی میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو کیا اس سے غفلت اختیار کی جاسکتی ہے.....؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر ہم کیوں اس سے بچاؤ میں غیر سنجیدہ ہیں...؟

دشمن کو دشمن سمجھا جائے: اگر کوئی ایسا مکار دشمن ہو جس سے خیر کی کوئی امید نہ، جو دھوکے باز ہر لمحہ نقصان کیلئے طاق میں بیٹھا ہو، کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو......اس سے دوستی کی پینگیں

بڑھائی جائیں گی یا اسے دشمن سمجھتے ہوئے اس کے شر سے بچنے کی فکر کی جائے گی.....؟ پروردگار نے اس خطرناک دشمن سے انسانیت کو خبردار کر دیا:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ o اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ o﴾ (فاطر:35: آیت:5-6)

''لوگو اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہیں تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ فریب دینے والا (شیطان) تمھیں (کہیں) فریب میں ڈال دے۔ شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے (پیروکاروں) کے لشکر کو بلاتا ہے تا کہ وہ ہو جائیں دوزخ والوں میں سے۔''

معصیت و نافرمانی کی راہ پر چلنا ابلیس سے دوستی بڑھانا ہے، جبکہ بُرائی سے اجتناب کرنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا ابلیس سے دشمنی کرنا ہے۔ اپنا محاسبہ خود ہی کر لیں کہ آپ اس خطرناک دشمن سے دوستی کر رہے ہیں یا دشمنی....؟

<u>شیطان بہت بڑا دھوکے باز:</u> شیطان کا سارا کاروبار دھوکے پر چل رہا ہے۔ پروردگار نے انسانیت پر واضح کر دیا ہے کہ شیطان کے سارے وعدے اور جھوٹی امیدیں دھوکے پر مبنی ہیں:

﴿يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا o﴾

(النساء:4: آیت:120)

''اور شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے۔ اور نہیں وعدے کرتا شیطان ان سے مگر دھوکے ہی دھوکے کے۔''

دھوکے میں آنا کیا عقلمندی ہے.....؟

<u>بروزِ قیامت شیطان آنکھیں پھیر جائے گا:</u> وہ شیطان جس سے ہم نے دوستی بنا رکھی ہے، وہ بروز قیامت آنکھیں پھیرتے ہوئے کس طرح بری الذمہ ہو جائے گا، ملاحظہ کریں:

''جب (حساب کتاب) فیصل ہو چکے گا تو شیطان کہے گا جو وعدہ اللہ نے تم سے کیا تھا وہ

تو سچا تھا اور جو وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔اور میرا تم پر کوئی زور تو نہ تھا، ہاں میں نے تمھیں (برائی) کی دعوت دی تو تم نے (جھٹ سے بلا دلیل) میرا کہنا مان لیا۔تو آج مجھے ملامت مت کرو، بلکہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرو۔نہ میں تمھاری فریاد رسی کرسکتا ہوں اور نہ تم میری فریادرسی کر سکتے ہو۔میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم مجھے پہلے شریک بناتے رہے۔بلاشبہ ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

(ابراہیم:14:آیت:22)

یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ شیطان کی کوئی زور زبردستی نہیں وہ تو صرف لقمہ ڈالتا ہے وسوسہ اندازی کے ذریعے جس پر انسان فوراً لبیک کہتا ہے۔کاش ہم سوچ سمجھ کر زندگی بسر کریں۔

باغی سزا کا حقدار : جس انسان کو عقل و شعور بھی دے دیا جائے، خیر اور شر کی پہچان بھی جسکے من میں ودیعت کردی جائے، تفصیلی تعلیمات وحی پیغمبروں کے ذریعے بھی پہنچادی جائیں، شیطان سے بچنے کے متعلق پوری آگاہی بھی دے دی جائے، پھر بھی انسان اگر شیطان کی ہی پیروی کرے تو پھر اسکو عذاب دیا جانا یقینی ہے۔اسی لئے پروردگار بروز قیامت فرمائے گا:

''اور مجرمو آج تم الگ ہو جاؤ۔اے آدم کی اولاد میں نے تمھیں کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی صراطِ مستقیم ہے۔اور اس نے تو تم میں سے کثیر خلقت کو گمراہ کردیا۔تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے تھے؟ (اب) یہ ہے وہ جہنم جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔آج کے دن اس میں داخل ہو جاؤ اس کفر (ناشکری) کی پاداش میں جو تم کرتے رہے۔''(یٰس:36:آیت:59-64)

کاش ہم عقل کو استعمال کریں اور دشمن شیطان سے دوستی نہ کریں۔!

شیاطین کن پر مسلط؟: جو کوئی بھی اللہ سے غافل ہوجائے، اللہ کے احکامات کی پروا نہ کرے وہ شیاطین کی گرفت میں آجاتا ہے، شیاطین اس سے دوستی کر لیتے ہیں اور اسے خسارے کی طرف دھکیلنا شروع کردیتے ہیں۔

''اور جو کوئی اللہ کی یاد سے آنکھیں بند کرلے (تغافل کرے) اس پر ہم ایک شیطان

مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اسکا ساتھی بن جاتا ہے۔اور یہ (شیطان) ان کو رستے سے روکتا رہتا ہے اور وہ (لوگ) سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب آئے گا (ایسا غافل شخص) ہمارے پاس تو کہے گا اے کاش مجھ میں اور تجھ (شیطان) میں مشرق ومغرب کا فاصلہ ہو جاتا، تُو تو برا ساتھی ہے۔" (زخرف:43: آیت:36-38)

اُس وقت تو سب کو سمجھ آ ہی جاتی ہے لیکن اُس وقت سمجھنا کس کام کا؟ کاش آج ہم ان آیات سے سبق حاصل کرتے ہوئے شیطان سے دوری اختیار کر لیں۔

خالق کی رہنمائی قرآن مجید سے شیطان کی بابت بہت سی معلومات کے حصول کے بعد کچھ مزید اہم باتیں سمجھتے ہیں جنکا تذکرہ قرآن وسنت میں موجود ہے۔

شیطان سے بچاؤ

شیطان سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں۔اس ظالم سے صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے اور اللہ کا کسی کو بچانا قانون وقاعدے کے تحت ہے۔اس ضمن میں بچاؤ کیلئے درج ذیل نکات کو ملحوظ رکھا جائے:

(1)۔شیطان سے بچنے کی پہلی بنیادی شرط "اخلاص" ہے۔جو کوئی بھی اللہ کے دین کے ساتھ "مخلص" ہوگا، شیطان اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بلکہ ابلیس نے یہ حقیقت خود واضح کر دی تھی کہ:

﴿قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ o اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ o﴾

(ص:82۔83)

"شیطان نے کہا (اے رب) تیری عزت کی قسم میں ساری (انسانیت) کو اچک (اغوا کر) لوں گا۔مگر سوائے تیرے وہ بندے جوان میں سے مخلص ہوں گے۔

اگر آپ واقعتاً ابلیس سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر فوراً "اخلاص" پر آ جائیں۔اخلاص کیا ہے، اسکے لئے دیکھئے ہماری تحریر: (تلاش رب)

(۲)۔ اللہ کی پناہ میں آیا جائے، اس سے بچنے کی اللہ سے دعا کی جائے، اعوذ باللہ.... کا سہارہ لیا جائے۔

(۳)۔اسکے داؤ کا سب سے بڑا توڑ دلیل (قرآن وسنت) کی پیروی ہے۔ ہر ہر عقیدہ ونظریہ اور ہر عمل پختہ دلیل کی بنیاد پر اختیار کیا جائے تو انشاءاللہ شیطان کے فریب سے بچت رہے گی۔ جو لوگ بے دلیل ظن وقیاس کی پیروی کرتے ہیں وہ کبھی بھی شیطان کے فریبوں سے نہیں بچ سکتے۔ بلکہ ایسے لوگوں کے غلط نظریات کو شیطان بڑی آسانی سے ان کیلئے سنوار کر تسلی دیتا رہتا ہے۔

(۴)۔گناہ سے فاصلے پر رہا جائے۔

ان چار باتوں پر عمل پیرا ہونے سے انشاءاللہ شیطان سے بچنا ممکن ہو جائے گا۔

محاسبہ: جو کوئی بھی درج ذیل پانچ باتوں کو ملحوظ رکھ زندگی گزار رہا ہے وہ شیطان کی گرفت سے بچا ہوا ہے اور جو انہیں ملحوظ نہیں رکھ رہا وہ شیطان کی گرفت میں ہے۔

(۱)۔دین سیکھنے (بالخصوص قرآن فہمی) کیلئے وقت نکالنا، (۲)۔بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند پیروی کرنے کی بجائے عقل وبصیرت کے نور کو استعمال کرنا، (۳)۔فرائض وواجبات کی اولین ترجیح کے ساتھ ادائیگی، (۴)۔معصیت ونافرمانی سے مکمل اجتناب، (۵)۔اپنی حیثیت اور دائرہ کار کے تحت دوسروں تک (بالخصوص اپنے حلقہ اثر تک) دین پہنچانے کیلئے کاوش کرنا۔

ابھی وقت ہے، شیطان سے بچتے ہوئے ان پانچوں کاموں کو زندگی کا حصہ بنالیں۔

اللہ تعالیٰ نفس وشیطان کے فریبوں سے بچا کر اپنی طاعت وفرمانبرداری والی زندگی نصیب فرمائے۔(آمین)

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔